24دسمبر2019ء

اسٹیٹ بینک نے "سارک خطے میں شعبہ بینکاری کے نظم ونسق میں ابھرتے ہوئے رجحانات" پر سارک سیمینار منعقد کیا

گورنر بینک دولت پاکستان ڈاکٹر رضا باقر نے سارک ممالک میں "شعبہ بینکاری کے نظم ونسق میں ابھرتے ہوئے رجحانات" پر سیمینار سے افتتاحی خطاب میں کسی ملک کی پائیدار معاشی نمو کے لیے شعبہ بینکاری کے مستعد اور مضبوط ہونے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ پاکستان کے علاوہ سیمینار میں افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، سری لنکا اور نیپال کے وفود نے شرکت کی۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف بینکنگ اینڈ فنانس (NIBAF) اسلام آباد، میں سارک (SAARC) رکن ممالک کے شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر باقر نے کہا کہ کسی بھی کاروباری ادارے کی کامیابی میں کارپوریٹ نظم ونسق کو اہم ستون کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ تاہم مالی اداروں میں کارپوریٹ نظم ونسق کی اہمیت زیادہ کلیدی ہو جاتی ہے کیونکہ بینک بلند لیوارجیہ کے حامل ادارے ہوتے ہیں جنھیں روزمرہ آپریشنز میں کئی قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا، بینکوں کے کارپوریٹ نظم ونسق (governance) کی وسعت اور طرز فکر کے لیے ایک مختلف اور مخصوص ضوابطی فریم ورک درکار ہوتا ہے، نہ صرف ان کے لیوراجیہ پر مبنی کاروباری ماڈل کے سبب بلکہ متنوع ملکیت اور گروپ ساخت کی وجہ سے بھی۔

ڈاکٹر باقر نے زور دیا کہ زیادہ صنفی تنوع یا خاتون نمائندگان یا آئی ٹی، خطرے کے انتظام، مالیات اور معاشیات جیسے شعبوں میں متنوع تجربات رکھنے والے بینکوں کے بورڈز ادارے کے مجموعی تزویراتی مقاصد کے حصول میں زیادہ مؤثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ انہوں نے یہ بات بھی اجاگر کی کہ بینکوں کی شیئر ہولڈنگ کا چند خاندانوں یا ان کے نامزد افراد کا بورڈز میں ارتکاز اچھے نظم ونسق کی روایات کے خلاف ہے اور یہ بورڈ کی اثر انگیزی پر منفی اثرات مرتب کرسکتا ہے۔

ڈاکٹر باقر نے مزید کہا کہ آزاد ڈائریکٹرز اپنے آزادانہ فیصلوں اور اقلیتی شیئر ہولڈرز کے مفاد کے تحفظ میں بینکوں کے لیے اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری شعبے کے بینکوں کی کارپوریٹ نظم ونسق کی روایات عام طور پر ان بینکوں کے معاملات میں ممکنہ سیاسی مداخلت کے سبب کمزور اور کم شفاف ہوتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومتوں کے ناپسندیدہ کردار کو کم از کم رکھنے کے لیے ان بینکوں کی شیئر ہولڈنگ کی ساخت کو حقیقت پسندانہ بنایا جائے۔ بورڈ اراکین کے معاوضے کی روایات اور انسداد منی لانڈرنگ / دہشت گردی کی فنانسنگ کے سدباب کے نظام پر عملدرآمد بھی ایسے خاصے اہم شعبے ہیں، جن میں بورڈز کو بہترین عالمی روایات پر پورا اترنے کے لیے زیادہ ذمہ داریاں نبھانا پڑتی ہیں۔

انہوں نے اس ضمن میں اسٹیٹ بینک کی کوششوں کا حوالہ دیا جن میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کی کارکردگی کی جانچ کے رہنما خطوط، انٹرپرائز ٹیکنالوجی نظم ونسق اور خطرے کے انتظام کا فریم ورک، بینکوں کے بیرون ملک آپریشنز کے نظم ونسق کا فریم ورک، تعمیلی انتظام خطر اور اندرونی آڈٹ فریضے کے رہنما خطوط اور بورڈز اور انتظامیہ کے معاوضوں کی موجودہ شرائط میں بہتری لانا شامل ہیں۔

اپنے اختتامی کلمات میں انہوں نے تجویز دی کہ سارک فنانس نیٹ ورک کے ٹرمز آف ریفرنس پر نظرثانی کی جاسکتی ہے تاکہ انہیں خطے کے مرکزی بینکوں کو درپیش ابھرتے ہوئے چیلنجوں سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وسعت پذیر کاروباری مواقع، مالی سرگرمیوں کی عالمگیریت، نئی مالی مصنوعات کے ابھرنے اور مسابقت کی بلند

سطح کی وجہ سے مواقع بڑھے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ہی ایسی پیش رفتوں سے لاحق خطرات میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ ایسے علاقائی فورم معلومات کے تبادلے اور سارک ممالک میں بینکاری کے شعبوں کو لاحق ممکنہ خطرات جیسے مخصوص علاقائی مسائل کے حل کے لیے جاری اشتراک میں بے حد معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

اس تقریب میں وزیر اعظم کے مشیر برائے ادارہ جاتی اصلاحات و کفایت شعاری ڈاکٹر عشرت حسین اور ڈجیٹل پاکستان انی شیٹو کی سربراہ محترمہ تانیہ ایڈریوس نے شرکت کی۔ ان دونوں کلیدی مقررین نے مطلوبہ تزویراتی مقاصد کے حصول کے لیے اچھے کارپوریٹ نظم و نسق کی ثقافت کو مزید تقویت دینے پر زور دیا۔

سیمینار کے دوسرے روز زیادہ توجہ سارک خطے میں نظم و نسق کی روایات پر مرکوز کی گئی، جس میں بیرونی وفود اور اسٹیٹ بینک نے اس موضوع پر اپنے متعلقہ ممالک کی روایات پیش کیں۔

****